امام فخر الدین رازی کی آراء میں "سحر" کی حقیقت واثرات کا علمی جائزہ "تفسیرِ کبیر" کی روشنی میں

Magic - Its Nature and Role in the Light of "Tafseer Kabeer" of Imam Fakhr-ud-Din Razi

سعیدہ شہناز*

ڈاکٹر پروفیسر معراج الاسلام ضیاء**

Abstract

Black magic or sehar (Arabic) refers to a practice or an art in which an individual uses satanic powers to achieve the impossible, their own or other's evil designs, and harm or dupe others. It is an art that can be taught and acquired .With the help of satanic and evil forces, this art is acquired through great efforts, and requires repudiation of all that is in the Quran and the Sunnah to gain the favor of the supernatural forces, such as Satan and Jinnat. This paper is an attempt to study the truth of this practice in the light of (a) The Quran and Sunnah (b) the saying of the Four Imam (c) the viewpoint of Imam Fakhruddin Razi in Tafseer-e-Kabeer. It includes that (1) the effect of sehar depends on whether Allah wills it or not; and the one who practices Black Magic is considered an apostate whereas the one under the effect of sehar has their reward; and (2) practicing Black Magic is a great sin which may lead to a Muslim magician's eviction from Islam which is punishable by death according to the four school of thoughts of Islam.

Keywords: Magic, Tafseer Kabeer, Fakhr-ud-din Razi.

سحر کے لغوی معنی:﴿سَحَرَ، يَسْحَرُ، سَحْراً﴾ سحر سے مشتق ہے۔اور مادہ (س،ح،ر) ہے۔وہ چیز جس کا ماخذ لطیف ودقیق ہو۔ جھوٹ کو سچ بنا کر دکھانا، حیلہ بازی، فساد نیز ہر وہ شے جس کے حصول میں شیطانی تقرب سے مدد لی جائے۔[1]

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ فرنٹئیر کالج برائے خواتین، پشاور۔

** ریٹائرڈ پروفیسر/ڈین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف پشاور۔

علامہ وحید الزّمان فرماتے ہیں کہ سحر سے مراد جادو کرنا، مکر و فریب، دور ہونا، پھیر دینا اور دیوانہ کر دینا ہے﴿اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْراً﴾یعنی بعض تقاریر جادو بھری ہوتی ہیں۔ یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے۔ حق بات کے بیان میں ایسی تقریر عمدہ اور ناحق بات کے بیان میں مذموم ہے۔[2]﴿سَحر﴾:"س" کے زبر کے ساتھ، تو اس سے مراد صبح، فجر، تڑکا وغیرہ جبکہ "س" کے زیر کے ساتھ، اس سے مراد جادو، ٹونا، طلسم وغیرہ ہے۔[3]

وحید الزمان کیرانوی فرماتے ہیں کہ سحر سے مراد ہر وہ چیز جس کا سبب مخفی ہو۔ جادو، ٹونہ، نظر بندی، دھوکہ، ملمع سازی، دل کشی، سحر انگیزی وغیرہ یہ سب اس کے مطلب ہیں۔ سحر کرنے والے کو﴿سحّار﴾ یعنی جادوگر اور شعبدہ باز کہا جاتا ہے۔[4]

علامہ زبیدی کے مطابق "کسی شے کو اُس کی حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف لوٹا دینا سحر ہے"۔[5]علّامہ ابن منظور "سحر" کا تعارف کچھ اس طرح سے کرواتے ہیں کہ "سحر وہ عمل ہے۔ جس میں شیاطین کا تقرب حاصل کر کے اُن کی مدد سے کوئی کام سرانجام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی شے کی کیفیت کو پلٹ دینے کا نام سحر ہے۔ کس بیمار کو تندرست کر کے دکھانا یا کسی کی محبت کو نفرت میں بدل دینا سحر کی مثالیں ہیں۔[6]

امام راغب اصفہانی نے اپنی کتاب "المفردات" میں سحر کا تعارف بڑی تفصیل سے کیا ہے فرماتے ہیں کہ سحر کا کئی معانی پر اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ نظر بندی اور تخیّلات جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ جیسے کوئی شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی صفائی سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک دیتا ہے، جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے﴿قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ﴾[7] "جب اُنھوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر سحر کر دیا اور اُنھیں ڈرا دیا"۔

سورۂ طٰہٰ میں ارشاد ہوتا ہے﴿فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰي﴾[8]"تو اچانک ان کے جادو سے موسیٰ کو خیال ہوا کہ ان کی لاٹھیاں اور رسیاں دوڑ رہی ہیں"۔

۲۔ شیطان کا تقرب حاصل کر کے ان کی مدد سے کوئی غیر معمولی کام جو خلافِ عادت ہو سرانجام دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ بقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے﴿ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾[9]"البتہ شیاطین نے کفر کیا تھا کہ لوگوں کو سحر سکھاتے تھے"۔

۳۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جادو سے کسی شے کی ماہیت اور صورت بدل دی جاتی ہے۔ مثلاً انسان کو گدھا بنا دینا، مگر اس قول کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔[10]

سحر کے شرعی واصطلاحی معنی

سحر چونکہ ایک مخفی اور خلافِ عادت شے ہے۔ اس لیے اس کی صحیح تعریف و تحدید آسان کام نہیں۔ اس لیے فقہاء و محدّثین کے ہاں اس کی تعریف میں خاصا اختلاف پایا جاتاہے۔ بہر حال اس سلسلے میں علّامہ عینی کی تعریف زیادہ واضح نظر آتی ہے۔ فرماتے ہیں:

« وَاَمَّا تَعْرِيْفُ السِّحر فهو خارق للعادة صادر من نفس شريدة لا يعتذر مدا فعته» "سحر کی تعریف یہ ہے۔ کہ وہ ایک ایسا خارقِ عادت امر ہے کہ جو بد طینت آدمی سے صادر ہو اور جس کی مدافعت اہل باطن سے چنداں دشوار نہ ہو"۔ [11]

اہل سنت والجماعۃ قریب قریب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ سحر ایک حقیقت ہے۔ اور اس کی وجہ سے خلافِ عادت اُمور وجود میں آتے ہیں۔۔ اہل سنت کے نزدیک اگر متبع سنت شخص سے کوئی خارقِ عادت واقعہ کا ظہور ہو تو کرامت، اور اگر کسی بے دین وبد طینت شخص سے اس کا ظہور ہو تو سحر و جادو کہلاتا ہے۔ [12]

شرعاً سحر کی تشریح بیان کرتے ہوئے علّامہ بیضاوی فرماتے ہیں۔ سحر اُس شے کو کہتے ہیں۔ جس کے صدور کا سبب دقیق اور مخفی ہو۔ [13]

علّامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ سحر کے معنی میں اختلاف ہے۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک اس کی قطعیت مسلّمہ ہے۔ اور قرآنی آیات واحادیثِ مشہورہ اس پر دلالت کرتی ہیں، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ سحر سے حقائق بدلتے ہیں یا نہیں۔ جمہور کے مطابق اس کا اثر صرف مزاج میں ہوتاہے اور اس سے اشیاء کی حقیقت نہیں بدلتی۔ [14]

سحر کی اثر انگیزی یا غیر اثر انگیز پر دلائل اور اعتراضات کے جوابات

اکثر علماء فرماتے ہیں۔ کہ سحر میں اثر ہے۔ جیسا کہ نظر میں اثر ہے۔ جبکہ بعض کا کہنا ہے۔ کہ سحر کا فی نفسہٖ قوّتِ وہمیہ میں اثر ضرور پیدا ہوتا ہے۔ جب جادوگر پھونک پھونک کر گرہیں لگاتا ہے۔ تو قوّت متوہمہ اس سے متاثر ہوتی ہے۔

علّامہ تفتازانی لکھتے ہیں کہ "کسی خبیث اور بدکار شخص کے مخصوص عمل کے ذریعے کوئی غیر معمولی اور خلافِ عادت کام سرانجام ہو تو اُسے سحر کہتے ہیں۔ یہ باقاعدہ کسی اُستاد سے سیکھا جاتاہے۔ سحر کرنے والا فاسق وفاجر اور ملعون ہوتا ہے"۔

کچھ مذاہب سحر اور جادو کے اثرات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ اگر جادو کا اثر ہوتا تو جادوگر تمام انبیائے کرام اور صالحین کو نقصان پہنچاتے اور جادو کے زور پر ملکوں اور سلطنتوں پر حکومت کرے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جادو نظر بندی ہے جس سے حقائق بدلتے نہیں ہیں۔ جیسا کہ سورۃ طٰہٰ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰي﴾[15] "تو اچانک ان کے جادو سے موسیٰؑ کو خیال ہوا کہ ان کی لاٹھیاں اور رسیاں دوڑ رہی ہیں اگرچہ حقیقت میں وہ رسیّاں ہی تھیں۔ مگر نظر بندی کی وجہ سے وہ انہیں دوڑتے ہوئے سانپوں کی مانند نظر آرہی تھیں"۔

۲۔ معتزلہ کے مطابق بھی سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان کے نقطہ ٔ نظر کے مطابق سحر کرتب، ہاتھ کی صفائی اور شعبدہ بازی ہے اور فی نفسہٖ سحر کا اثر ممکن نہیں۔ لیکن فقہائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ سحر فی نفسہٖ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے پیدا کرنے پر قادر، اس کا خالق اور مُوجد ہے۔ ساحر فاعل اور کاسب ہے۔ اِسی لیے گنہگار ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے بغیر کسی ساحر کا سحر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے﴿وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى﴾"اور ساحر جہاں بھی جائے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا"۔[16]

نیز ساحر کے نجس اور ملعون ہونے کے بارے میں سورۂ بقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾[17]"اور سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا۔ البتہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے۔ اور وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور جو جادو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا۔ اُنھوں نے اُس کی پیروی کی۔ اور وہ (دو فرشتے) اُس وقت تک اُنھیں کچھ نہ سکھاتے تھے۔ جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو صرف فتنہ (آزمائش) ہیں۔ پس تم کُفر نہ کرو۔ پس وہ اُن سے اِس علم کو سیکھتے جس کے ذریعے وہ مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان علیٰحدگی کروادیتے۔ اور وہ اللہ کی اجازت کے بغیر اِس

جادو سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتے تھے۔ اور وہ ایسی چیز کو سیکھتے جو اُن کو نقصان پہنچائے اور ان کو نفع نہ دے سکے۔ اور بیشک وہ جانتے تھے کہ جس نے اس جادو کو خرید لیا تو اُس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں۔ اور کیا ہی بُری چیز ہے وہ، جس کے بدلے میں اُنھوں نے خود کو فروخت کر ڈالا۔ اے کاش کہ یہ جانتے۔ اور اگر یہ ایمان لے آتے اور متّقی بن جاتے تو ان کو اللہ کے ہاں سے بہتر ثواب (حصّہ) ملتا۔ اے کاش کہ یہ جان لیتے"۔

سحر کے تحقق کے جواز میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرعون اور موسیٰؑ کا قصّہ ذکر فرمایا ہے﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ۝ فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۝﴾[18]"اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس ماہر جادو گروں کو لے آؤ۔ پس جادو گر جب مقابلے کے لیے آ گئے تو موسیٰ نے اُن سے کہا کہ پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو۔ پس جب جادو گروں نے پھینکا تو موسیٰؑ نے فرمایا کہ تم جادو ہی لائے ہو۔ یقیناً اللہ اس کو مٹادے گا۔ اس کا بے حقیقت ہونا ظاہر کر دے گا۔ بیشک اللہ بگاڑ پیدا کرنے والوں کے عمل کو قائم نہیں رکھتا۔ اور اللہ اپنی آیات سے حق کو جما دیتا ہے۔ خواہ مجرموں کو نا گوار گزرے"۔

۴۔ سحر کی حقیقت سنت اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو"۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی" یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سے کام ہیں ؟" آپ ﷺ نے فرمایا" اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا، مسلمان عورت پر تہمت لگانا"۔[19]

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ فی نفسہٖ جادو کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور اگر جادو کے عمل میں شرکیہ اقوال یا افعال بھی شامل ہوں تو پھر جادو کرنا کفر ہے۔

حضرت بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ آپؐ خیال کرتے کہ میں نے فلاں کام کیا ہے۔ حالانکہ وہ کام آپؐ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ پھر ایک دن آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ عائشہ: میں نے اللہ سے جو پوچھا تھا۔ وہ اللہ نے مجھے بتا دیا ہے۔ میں نے پوچھا۔ یارسول ﷺ! وہ کیا بات ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا۔ اس شخص کو کیسا درد ہے؟ اُس نے کہا۔ اِن پر جادو کیا

گیا ہے۔ پوچھا جادو کس نے کیا ہے؟ لبید بن اعصم یہودی نے جس کا تعلق قبیلہ بنی زریق سے ہے۔ پوچھا کس چیز میں جادو کیا؟ کہا کنگھی اور نر کھجور کے غلاف میں لپٹے ہوئے خوشے میں۔ پوچھا کہاں ہے؟ کہاذی اروان کے کنوئیں میں۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ اِس میں جھانک کر دیکھا تو اس کنوئیں کے پاس کھجور کا ایک درخت تھا۔ پھر جب آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس دوبارہ تشریف لے گئے تو فرمایا۔ "باخدا اس کنوئیں کا پانی گوندھی ہوئی مہندی کی طرح تھا۔ اور اس کھجور کے خوشے گویا شیاطین کے سروں کی مانند تھے۔ میں نے کہا۔ یارسولؐ اللہ! آپ نے اس کو کنوئیں سے نکال کیوں نہ لیا۔ تو آپؐ نے فرمایا نہیں۔ مجھ کو تو اللہ نے شفا دے دی اور مجھے خدشہ تھا کہ اس کے نکالنے سے لوگوں کو اس سے نقصان پہنچتا۔ پھر آپؐ نے اس کنوئیں کو بند کرنے کا حکم دے دیا۔[20] حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق آپؐ نے کنوئیں سے ایک شگوفہ نکالا تو اُس میں گیارہ گرہیں تھیں۔ رسول اللہؐ اس پر معوذتین کی ایک ایک آیت پڑھتے گئے اور ایک ایک گرہ کھلتی گئی۔[21]

یہ واقعہ تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ احادیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ تاہم ان روایات سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ جادو کا اثر آپؐ کے جسم مبارک، حواس اور ظاہری اعضاء پر تو ہو سکتا تھا۔ مگر آپؐ کے قلب اطہر، اعتقاد یا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ آپؐ کے تعلق یا دین میں کسی قسم کے خلل یا گمراہی کے ساتھ اس سحر و جادو کا کچھ تعلق نہ تھا۔ جیسا کہ مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"کسی نبی یا پیغمبر پر جادو کا اثر ہو جانا ایسا ہی ممکن ہے جیسے بیماری کا اثر ہو جانا۔ اس لیے کہ انبیاء علیہم السّلام بشری خواص سے الگ نہیں ہوتے۔ جیسے ان کو زخم لگ سکتا ہے، بخار اور درد ہو سکتا ہے، ایسے ہی جادو کا اثر بھی ہو سکتا ہے۔[22]

۵۔ جادو کی اثرانگیزی کے بارے میں علماء کرام کی رائے:

ا۔ تورات میں سفر خروج کے ساتویں باب میں جادوگروں کی لاٹھیوں کا سانپ بن جانا مذکور ہے اور قرآن نے اس راز کو کھول دیا ﴿يُخَيَّلُ لَهُمْ﴾ کا لفظ بتلا رہا ہے کہ وہ بھی نظر بندی تھی جس کا ذکر سورۂ بقرۃ، آیت نمبر 102 میں آیا ہے۔

۲۔ سحر کرنا شرعاً حرام، مذموم بلکہ کفر ہے۔ جیسا کہ ﴿وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس میں غیر اللہ سے استمداد اور نذر و نیاز پائی جاتی ہے۔ جو ﴿اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ﴾ کے منافی ہے۔۔ سورۂ بقرۃ آیت نمبر 102 میں جن شیاطین کا ذکر ہے۔ وہ جنوں کے بد

لوگ تھے۔ جنوں کی یہ عادت تھی۔ کہ وہ اِدھر اُدھر کی خبریں لا کر کاہنوں کو دیا کرتے اور وہ ان کو کتابوں میں جمع کرتے اور لوگوں کو سکھاتے۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے بعد اُنھوں نے اپنے اس فن کو رواج دینے کے لیے یہ مشہور کر دیا کہ سلیمانؑ کی دولت و حشمت کا باعث یہی علم تھا۔ اس لالچ میں آکر آخر یہود نے تورات کو تو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور اس کفریہ بات کی تعلیم و تعلّم میں سر گرم عمل ہو گئے۔ قدیم مصری، بابلی، ویدک اور دیگر مذاہب میں دیوتاؤں کی طاقت کا ذریعہ بھی اسی جادو کو خیال کیا جاتا تھا۔ اس میں چونکہ دوسرے شخص پر بُرا اثر ڈالنے کے لیے شیاطین، جنات، ارواح یا ستاروں کی مدد طلب کی جاتی ہے۔ اسی لیے قرآن میں اسے کفر کہا گیا ہے۔[23]

جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر بھی ہے جو نفس سے گزر کر جسم کو اس طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ دراصل جادو سے حقیقت نہیں بدلتی مگر انسان کا نفس اور اُس کے حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت بدل گئی ہے۔[24]

سحر وجادو کے محرکات

تفہیم القرآن میں ابو الاعلیٰ مودودی رقم طراز ہیں کہ سورۂ بقرہ، آیت نمبر 102 میں شیاطین سے مراد شیاطین انس وجن ہیں۔ جب بنی اسرائیل پر مادی و اخلاقی انحطاط کا دور آیا اور غلامی، جہالت، غربت وافلاس اور ذلت و پستی نے ان کے اندر سے بلند حوصلگی اور اولو العزمی کی صفات باقی نہ چھوڑیں تو ان کی توجہات جادو ٹونے، طلسمات، عملیات اور تعویز گنڈوں کی طرف مبذول ہونے لگیں۔ وہ ایسی تدبیریں ڈھونڈنے لگے جن سے کسی مشقت اور جدوجہد کے بغیر محض پھونکوں اور منتروں کے زور پر سارے کام بن جائیں۔ اُس وقت شیاطین نے اُن کو بہکانا شروع کیا۔[25]

"سحر کے شرعی حکم سے متعلق چاروں مسالک کے ائمہ کرام کی آراء و نظریات"

ا۔ علمائے احناف کے نظریات

علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں: "ساحر جب تک کسی کفریہ امر کا ارتکاب نہ کرے۔ اُس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔" النہر الفائق میں بھی یہی بیان ہے۔ نیز فتاویٰ قاضی خان میں مذکور ہے کہ جس کسی نے شوہر اور بیوی کے درمیان

تفریق ڈالنے کے لیے جادو کیا وہ مرتد اور واجب القتل ہے اور جو شخص بھی لوگوں کو ضرر پہنچانے کے لیے جادو کرے تو اُس کو قتل کر دیا جائے۔ اور جو شخص صرف تجربے کے لیے سحر کرتا ہو یا اس پر اعتقاد رکھتا ہو تو اُس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ امام ابو حنیفہؒ کے مطابق جس شخص کا سحر اُس کے اقرار یا گواہی سے ثابت ہو جائے تو اُس کو قتل کر دیا جائے اور اُس سے توبہ طلب نہ کی جائے۔ اس سزا میں مسلمان، ذمی، آزاد، غلام سب برابر ہیں۔ اِس کا انعقاد اُس ساحر پر ہو گا۔ جو سحر میں کلماتِ کفریہ ادا کرے۔[26]

علّامہ شامی سحر کی اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ سحر کی ایک قسم بعض مخصوص کلمات سے ہوتی ہے۔ اور یہ حواس خمسہ میں ادراک کو واجب کرتی ہے۔ اس کو سیمیا کہتے ہیں۔ دوسری قسم ہیمیا ہے۔ جو کھانے پینے کی اشیاء میں وہم و وسوسہ (تخیل) پیدا کرتی ہے۔ تیسری قسم وہ ہے جس سے بعض اشیاء کے احوال میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ سحر کی بہت سی اقسام ہیں۔ لیکن سحر کی ہر قسم کفر نہیں ہے۔ کیونکہ کسی کو ضرر پہنچانے کی بناء پر کسی کی تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ کسی کفریہ امر کا ارتکاب کرنے کی بناء پر تکفیر کی جاتی ہے۔ مثلاً ستاروں میں الوہیت کا اعتقاد رکھنا یا قرآن حکیم کے الفاظ و آیات کی بے حُرمتی یا کفریہ کلمات ادا کرنا وغیرہ۔ لیکن علمائے احناف کے نزدیک جو شخص سحر کے ذریعے لوگوں کے نقصان پہنچائے تو اُسے ڈاکوؤں کے ضرر پہنچانے پر قیاس کر کے قتل کروا دیا جائے اور اُس سے توبہ طلب نہ کی جائے۔[27]

علّامہ ابن ھمام حنفی لکھتے ہیں: حضرت عمرؓ، عثمانؓ، ابن عمرؓ، جندب بن عبد اللہؓ، حبیب بن کعبؓ، قیس بن سعد اور عمر بن عبد العزیز نے ساحر سے توبہ طلب کیے بغیر اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔ جندبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ساحر کی حد یہ ہے کہ اُسے تلوار سے مار دیا جائے"۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ جب تک ساحر جادو کے مباح ہونے کا اعتقاد نہ رکھے۔ تو نہ اُس کو کافر کہا جائے اور نہ اُس کو قتل کیا جائے۔ البتہ جو شخص کوشش کر کے جادو کرتا ہے۔ تو اُس سے توبہ طلب کیے بغیر اُسے قتل کیا جائے"۔[28]

۲۔ سحر فقہاء شافعیہ کی نظر میں

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: "جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اسکو سات ہلاک کرنے والے کاموں میں شمار کیا ہے۔ اس کا سیکھنا سکھانا حرام ہے۔ اور اگر جادو گر کا کوئی قول یا فعل کفر کے مقتضی ہو۔ تو جادو کرنا کفر ہے۔ ورنہ گناہِ کبیرہ ہے۔ ہمارے نزدیک جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس سے توبہ طلب کی جائے گی اور اگر توبہ کرلے تو توبہ قبول بھی کی جائے گی۔ علّامہ ابن حجر عسقلانی شافعی بھی اسنظریئے کی تائید

کرتے ہیں۔[29] نیز ان کے بعض اصحاب کے نزدیک جادو کا سیکھنا جائز ہے۔ جادو کی معرفت، اس کے ضرر سے بچنے، جادوگر اور جادو کو رد کرنے اور اپنا دفاع کرنے کے لیے جادو کا سیکھنا مباح ہے۔[30]

۳۔ سحر کی شرعی حیثیت فقہاءمالکیہ کی نظر میں

علامہ دردیر مالکی لکھتے ہیں کہ ابن العربی کے مطابق: یہ وہ کلام ہے۔ جس میں غیر اللہ کی تعظیم کی جاتی ہے اور کائنات کے حادثات کو اُس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کا سیکھنا اور سکھانا کفر ہے خواہ اس سے جادو کا عمل نہ کیا جائے۔ کیونکہ شیاطین کی تعظیم کرنا اور دنیا میں ہونے والے واقعات کو اُن کی طرف منسوب کرنا ایک ایسا فعل ہے کہ کوئی عاقل مسلمان اس کے کفر نہ ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور اگر جادو کا توڑ اسی کے مثل جادو کر کے کیا جائے تو یہ بھی کفر ہے۔ البتہ جادو کے توڑ کے لیے کسی کو کرایہ پر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ جادو سے یہ توڑ نہ کیا جائے۔ اگر کوئی شخص علی الاعلان جادو کرتا ہے۔ تو اُسے قتل کر دیا جائے اور اُس کا مال "مالِ فیئ" ہے (یعنی لوٹ لیا جائے) اور اگر توبہ کرے تو قبول کر لی جائے۔[31]

۴۔ سحر کے شرعی حکم کے بارے میں فقہاء حنابلہ کا نقطۂ نظر

ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے۔ خواہ جادوگر جادو کو حرام جانے یا مباح، اُس کی تکفیر کی جائے گی۔ امام احمد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ عراف، کاہن اور ساحر کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ان سے توبہ طلب کی جائے کیونکہ میرے نزدیک وہ حکماً مرتد ہیں۔ اگر توبہ کر لیں تو چھوڑ دیا جائے۔ اور اگر توبہ نہ کرے تو قید کر دیا جائے حتّٰی کہ توبہ کر لے۔ راوی نے پوچھا کہ اُسے قتل کیوں نہ کیا جائے۔ تو کہا جب تک نما پڑھتا رہے۔ تو اُس سے توبہ اور رجوع کی توقع ہے، امام احمد کا یہ کلام دلالت کرتا ہے کہ ساحر کافر نہیں ہے۔

لیکن علّامہ ابن قدامہ حنبلی ساحر کے کفر پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانَ﴾یعنی "سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ اُن شیاطین نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ جادوو کفر ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے سلیمان علیہ السّلام کو اس سے بری الذّمہ قرار دیا۔ دوسری جگہ سورۂ بقرۃ میں ہی ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتوں نے کہا﴿إِنَّما نَحْنُ فِتْنَۃ'' فَلَا تَكْفُرْ ﴾کہ "ہم تو محض آزمائش ہیں تو تم جادو سیکھ کر کفر نہ کرو"۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جادو کفر ہے۔

چنانچہ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے مطابق ساحر کی تکفیر کر کے اُس کا قتل بطور حد واجب ہے۔ جبکہ امام شافعیؒ کا اس میں اختلاف ہے۔ اُن کی دلیل یہ ہے۔ کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا۔ "مسلمان کا قتل صرف تین وجوہات کی بناء پر جائز ہے۔ اوّل ایمان لانے کے بعد کفر کرے، شادی کرنے کے باوجود زنا کرے یا ناحق قتل کرے"۔[32]

ساحر نے ان میں سے کوئی کام نہیں کیا۔ اس لیے اس کو قتل نہ کیا جائے۔ لیکن اس کے جواب میں دیگر فقہاء حضرات فرماتے ہیں۔ کہ " سحر کرنا بھی ارتداد ہے"۔ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت قیس بن سعدؓ، حضرت جندبؓ اور حضرت ابن عمرؓ ان سب کے مطابق جادو گر کی سزا موت ہی ہے۔[33]

جادو کے اثرات بد سے بچاؤ کے طریقے

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ "کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس رات کچھ ایسی آیات نازل کی گئی ہیں۔ جن کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ آیات قل اَعوذ بربّ الفلق اور قل اَعوذ بربّ النّاس ہیں۔ یعنی اس سے پہلے جتنی بھی سورتیں نازل ہوئی ہیں ان میں سے کوئی سورت ایسی نہیں جو پوری کی پوری پناہ طلب کرنے پر مشتمل ہو۔ ان سورتوں کو معوذتین (پناہ دینے والی سورتیں) کہتے ہیں۔[34]

صلح حدیبیہ کے بعد جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ تشریف لائے تو محرم ۷ھ میں خیبر سے یہودیوں کا ایک وفد مدینہ آیا۔ اور ایک مشہور جادو گر لبید بن اعصم سے ملا جو انصار کے قبیلہ بنو زریق سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اُسے کہہ کر آپؐ پر جادو کروایا دیا۔ اس جادو کا اثر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ہوتے ہوئے پورا ایک سال لگ گیا۔ لیکن یہ تمام اثرات آپؐ کی ذات تک ہی محدود تھے۔ آپؐ کے نبیؐ ہونے کی حیثیت سے آپؐ کے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہ ہونے پایا۔[35]

انسان کو آسیب، جنات، سحر، جادو اور تعویزات سے جو چیز سب سے زیادہ بچا سکتی ہے۔ وہ ذکر الٰہی، تلاوتِ قرآن مجید اور مسنون دُعائیں ہیں۔ خصوصاً شیاطین اور جنات کو بھگانے میں آیت الکرسی غیر معمولی اثرات کی حامل ہے۔ اگر صدقِ دل سے اِن لوگوں پر آیت الکرسی تلاوت کی جائے جو جادو و سحر سے متاثر ہوں۔ تو جنات وشیاطین رفع ہو جاتے ہیں۔ نیز اُن کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾"یقیناً جو لوگ پرہیز گار ہیں جب اُن کو شیطان کا خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ تو وہ ذکر میں لگ جاتے ہیں اور فوراً سمجھ جاتے ہیں"۔[36]

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ بیان فرماتے ہیں«كَانَ رَسُوْلُ الله يَتَعَوَّ ذُ مِنَ الْجَانَّ وَعَيْنِ الاْ نْسَانِ حَتّىٰ نَزَ لَتِ الْمُعَوِّذِتَانِ فَلَمَّا نَزَ لَتَا اَخَذَ بِهِماَ وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا»[37] رسول اللہ ﷺ جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذ تین نازل ہوئیں۔ پس جب وہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا۔ اور ان کے علاوہ تمام دَموں کو چھوڑ دیا۔

ایک دوسری روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کا بیان ہے «اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا أَوَى اِلىٰ فِرَ اشِہٖ كُلَّ لَيْلَۃٍ» حضور نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو آخری تین سورتیں پڑھ لیتے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہو تا اپنے جسم پر پھیر دیتے۔ پہلے سر اور چہرے اور سامنے کے بدن پر ہاتھ پھیرتے اور یہ عمل تین بار کرتے۔[38]

ایک اور روایت میں بھی ہے کہ صبح شام تین تین مرتبہ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھو۔ یہ تمھیں ہر شے سے بچائے گی۔ یہ حدیث مبارکہ حضرت حابس جہنی سے روایت ہے۔[39]

جادو اور سحر کے بارے میں امام فخر الدین الرازی کی رائے تفسیر کبیر کی روشنی میں

امام فخر الدّین رازی نے تفسیرِ کبیر میں سورۂ بقرۃ، آیت نمبر 102 کے تحت سحر و جادو پر ایک سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ سحر زمانہ قدیم سے مختلف شکلوں میں مختلف اقوام میں رائج رہا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہدِ حکومت میں یہود نے حضرت سلیمانؑ پر بھی ساحر اور جادو گر ہونے کا الزام لگایا۔ اُن کا خیال تھا کہ سلیمانؑ کو یہ حکومت اور سلطنت اسی علم کے سبب حاصل ہوئی اور اُن کی جاہ وحشمت اور حکمرانی کا راز یہی جادو وسحر تھا۔ اور اِسی کے زور پر اُنھوں نے انسانوں، جنات اور چرند، پرند پر حکومت کی ہے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ بقرۃ میں حضرت سلیمانؑ کی جادو سے براَت کا اظہار کر دیا۔ اور فرمایا کہ جادو تو کفر ہے۔ اور سلیمانؑ اللہ کے پیغامبر اور فرستادہ ہیں اور اُن پر اِس قسم کے کفریہ امر کا ارتکاب کرنے کا الزام لگانا قطعاً بے بنیاد ہے۔

امام فخر الدّین رازی کے مطابق اہل لُغت کہتے ہیں کہ سِحر اُس شے سے عبارت ہے۔ جس کا سبب لطیف اور پوشیدہ ہو۔ اور سحر "س" کے زبر کے ساتھ غذا کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی پوشیدگی ہوتی ہے۔ اور سحر پھیپھڑے اور قلق کے ساتھ جو پیوست جگہ ہے اُس کو بھی کہتے ہیں۔ مگر شریعت کی اصطلاح میں سحر کا

لفظ ہر اُس کام کے ساتھ مختص ہے جس کا سبب پوشیدہ ہو۔ حقیقت کے بر عکس خیال میں آتا ہو اور مسمر ازم اور دھوکہ کی جگہ استعمال ہوتا ہو۔ جب یہ مطلق بغیر کسی قید کے استعمال ہو تو اس کے کرنے والے کی مذمت کی جائے گی مثلاً ارشادِ ربّانی ہے۔﴿سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ﴾ یعنی اُن کی نظروں پر سحر کر دیا گیا یا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى﴾ اور لفظ سحر کبھی مقیّد استعمال ہوتا ہے جہاں اس سے مراد مدح اور تعریف ہوتی ہے۔ جیسے حضور نبی کریم ﷺ نے عمرو بن اھتم کے کلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ''بعض باتیں سحر انگیز ہوتی ہیں''

کسی کلام کے لطیف، بلیغ اور حسین ہونے کے لیے بھی سحر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلام دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

سحر کے حوالے سے امام فخر الدّین رازی چھ اقسام کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

سحر کی پہلی قسم: یہ کلدانیین اور کسدانیین کا سحر ہے[40] جو زمانہء قدیم میں تھے۔ یہ لوگ ستاروں کی عبادت کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ یہ دنیا کے مدبّر ہیں۔ یہیں سے خیر و شر اور سعادت و نحوست اُٹھتی ہے۔ ان کے عقائد کے ابطال کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ابراہیمؑ کو بھیجا تاکہ وہ ان کے مذاہب اور عقائد کی تردید کریں۔ معتزلہ بھی اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی اور جسم، رنگ اور ذوق کی تخلیق پر قادر نہیں۔ یعنی کوئی جادو گر یا ستارے وغیرہ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ جو ربّ کائنات اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات کرنے پر قادر ہے۔

سحر کی دوسری قسم: یہ وہ قسم ہے۔ جو وہم والوں اور قوی نفس رکھنے والوں کا سحر ہے۔ فلاسفہ کے مطابق نفوس آپس میں مختلف ہیں۔ اتفاقاً بعض نفوس میں ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ عجیب و غریب کام کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ اور پوشیدہ و غیبی اسرار پر مطلع ہو جاتے ہیں۔ مگر امام رازی اس نظریئے سے متفق نہیں ہیں اور اس کے بطلان پر اُنھوں نے دلائل ذکر کیے ہیں ان کے مطابق انسان نفسیاتی طور پر ان اوہام کا شکار ہو جاتا ہے۔ مثلاً لکڑی کا ایک تنا اگر زمین پر دھرا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے۔ اور اگر یہی تنا کسی گڑھے پر پُل کی مانند پڑا ہو۔ تو گرنے کا خوف اُسے اس تنے پر چلنے سے روکتا ہے۔ گویا وہم انسان کے اندر خوف اور ہیجان کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور اثر انداز ہوتا ہے۔ یعنی جسمانی احوال نفسانی احوال کے تابع ہوتے ہیں۔ چنانچہ اطباء اس بات پر متفق ہیں۔ کہ نکسیر کے مریضوں کو سُرخ چیزوں کو نہیں دیکھنا چاہیے اور مرگی کے مریضوں کو ایسی چیزوں کو نہیں دیکھنا چاہیے جو زیادہ چمکتی اور گھومتی ہوں۔ اس لیے کہ نفوس اوہام کے مطیع پیدا کیے گئے ہیں۔

سحر کی تیسری قسم: زمینی ارواح کے ساتھ استعانت ہے۔

اکابر فلاسفہ نے جنات کو زمینی ارواح کا نام دیا ہے۔ ان میں بھی نیک و بد اور مومن و کفار نیز شیاطین موجود ہیں۔ یہ ارواح لطیف ہیں۔ یہ قادر عالم اور جزئیات کا ادراک کرنے والے ہیں۔ نفوسِ ناطقہ کا ان کے ساتھ اتصال ارواح سماویہ کی نسبت آسان ہے۔ چنانچہ انسان کا ان زمینی ارواح کے ساتھ اتصال بہت تھوڑے اور آسان اعمال کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ جھاڑ پھونک، دھواں کرنا اور تجرید وغیرہ، یہ وہ قسم ہے جو تعویزات اور تسخیرِ جن کے عمل سے یاد کی جاتی ہے۔

سحر کی چوتھی قسم: یہ تخیلات اور نظر بندی ہے اور یہ نظر بندی چند مقدمات پر مبنی ہے۔ یقیناً دیکھنے میں غلطیاں زیادہ ہیں۔ مثلاً کشتی میں سوار شخص کو کشتی رُکی ہوئی اور کنارہ متحرک نظر آتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ قطرہ جو سیدھا اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ خطِ مستقیم نظر آتا ہے، گھومتی ہوئی ٹوکری دائرے کی مانند اور چھوٹا آدمی دُھند میں بڑا نظر آتا ہے۔ نیز کسی بڑی شے کو دور سے دیکھنے پر اس کا چھوٹا نظر آنا تو کھُلی دلیل ہے۔ تو ان چیزوں نے عقول کی اس طرف رہنمائی کی۔ کہ قوت باصرہ کبھی کسی شے کو کسی نہ کسی حد تک بعض عارضی اسباب کی وجہ سے خلافِ حقیقت دیکھتی ہے۔ چنانچہ سحر کی اس قسم میں ایک ماہر شعبدہ باز ناظرین کے ذہنوں کو مشغول کرکے بہت تیزی سے دوسرا ایسا عمل کرتا ہے۔ کہ ناظرین تعجب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ اُن کے نفوس اور اوہام دونوں کو اپنی طرف متوجہ کرکے تیزی سے دوسرا عمل کر گزرتا ہے۔ جس کی طرف ناظرین کی توجہ بعد میں مبذول ہوتی ہے۔ اور وہ ششدر رہ جاتے ہیں۔

سحر کی پانچویں قسم: یہ وہ عجیب و غریب اعمال ہیں جو اُن آلات کے ذریعے سامنے آتے ہیں۔ جن کو علم ریاضی، علم ہندسہ یا تصوراتی طور پر ترکیب دیا جاتا ہے۔ جیسے ایک شہسوار جس کے ہاتھ میں بگل ہو اور دن کو ہر گھنٹے کے بعد کسی کے ہاتھ لگائے بغیر وہ بجتا ہو یا ان میں وہ تصاویر بھی شامل ہیں جن کو رومیوں اور ہندوستانیوں نے اس غرض سے بنایا تاکہ خوشی، شرمندگی اور دوسروں کے غم پر خوش ہونے والوں کی ہنسی میں فرق کو واضح کیا جائے۔ تو یہ طریقہ کسی خیال کو لطیف طریقے سے دوسرے کے ذہن میں ڈالنے سے عبارت ہے۔ فرعون کے ساحروں کا سحر بھی اسی نوعیت کا تھا۔ گھڑیوں کے صندوق کی ترکیب یا بھاری چیزوں کو آسانی سے کھینچنے یا اُٹھانے کی ترکیب بھی اسی طریقے پر مبنی ہے۔ حقیقت میں یہ کرتب سحر میں داخل نہیں۔ کیونکہ اس کے معلوم کرنے کے اسباب نفسیاتی ہیں۔ جو بھی ان پر مطلع ہو جائے تو اس پر قدرت رکھ سکتا ہے۔ مگر چونکہ اس پر اطلاع پانا مشکل اور سخت ہے۔ اس لیے اہل ظاہر نے اسے سحر قرار دیا ہے۔

سحر کی چھٹی قسم: یہ دواؤں کے خواص سے امداد لینا ہے۔ مثلاً اگر کسی کے کھانے میں وہ دوائیں شامل کی جائیں جو انسان کو بے وقوف اور کم عقل بناتی ہیں یا وہ دھواں جو نشہ آور ہو، یا کسی کو گدھے کا دماغ کھلا دیا جائے تو وہ کم عقل ہو جاتا ہے اور اُس کی معاملہ شناسی کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یقیناً ان خواص سے انکار کا کوئی راستہ نہیں۔ کیونکہ ان میں مقناطیسی اثر دیکھا گیا ہے۔ مگر لوگوں نے اس میں بھی طرح طرح کی باتیں نکال کر سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ میں خلط ملط کر دیا ہے۔

سحر کی ساتویں قسم: یہ قسم دل کو معلق کرنا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ کوئی ساحر یہ دعویٰ کرے کہ اُس کے پاس اسمِ اعظم ہے اور جنات اُس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اگر اُس کا سامع ضعیف العقل ہو اور وہ اُس سے مرعوب ہو جائے۔ تو اُس پر اس ساحر کا خوف طاری ہو جاتا ہے اور جب یہ خوف طاری ہوتا ہے۔ تو حساس قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں۔ پس اُس وقت ساحر اُس کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے۔ اور جس نے ان اُمور کا تجربہ کیا ہو اور اہل علم کے احوال کو جانتا ہو۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ تعلیقِ قلوب کا اعمال کی تنفیذ اور رازوں کے اخفاء میں بہت زیادہ اثر ہے۔

سحر کی آٹھویں قسم: یہ چُغلی کھانے کی کوشش، اور خفیف ولطیف طریقوں سے کسی کو مارنے سے عبارت ہے۔ اور یہ تمام لوگوں میں عام ہے۔ تمام لوگ اپنی چرب زبانی، چالاکی و مکاری سے دوسرے شخص کو گزند پہنچانے کے لیے یہ طریقے اختیار کیے ہوئے ہوتے ہیں۔

ان انواع اور اقسام کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف اقوال ہیں آیا یہ طریقے ممکن ہیں بھی کہ نہیں؟

معتزلہ تو ان کے انکار پر متفق ہیں سوائے اِن انواع کے جن کا تعلق تخیل کے ساتھ ہے یا ان ادویات کے استعمال سے جو انسان کو احمق بناتی ہیں یا جو ایک دوسرے کو خفیہ طریقے سے مارنے یا چُغلی کھانے سے متعلق ہیں۔ پہلی پانچ قسموں سے اُنھوں نے انکار کیا ہے۔ بلکہ اُن لوگوں کو کافر بھی قرار دیا ہے۔ جو ان کے وجود کے قائل ہیں۔ جبکہ اہل سنت والجماعت کے ہاں جائز ہے۔ کہ ساحر ہوا میں اُڑے، انسان سے گدھا بنائے یا گدھے سے انسان، مگر وہ کہتے ہیں کہ جب ساحر معین کلمات اور جھاڑ پھونک سے متعلقہ شے کو متاثر کرتا ہے۔ تو ان تمام چیزوں کا خالق اللہ ہے۔ لیکن ان میں آسمان اور ستارے قطعاً مؤثر نہیں۔[41] اور سحر و جادو اللہ تبارک وتعالیٰ کے اذن کے بغیر مؤثر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ارشاد ربّانی ہے﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾[42] "اور وہ کسی کو اس سے نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے اذن سے"۔

خلاصہ

سحر حقیقت اور باقاعدہ ایک فن ہے۔ جس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح کائنات میں دیگر کئی علوم وفنون سیکھے اور سکھائے جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح یہ بھی ایک علم ہے جسے سیکھنے کے لیے باقاعدہ ریاضت ومشقت سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ فن باقاعدہ جنات وشیاطین کی مدد اور استعانت کے ساتھ سیکھا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے مخلوقات کو طرح طرح کی تکالیف اور پریشانیوں میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ نیز شیاطین وجنات کی تائید ونصرت حاصل کرنے کے لیے ان کو بہت سے خلافِ شرع اور خلافِ سنت کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے جنات وشیاطین کی خوشنودی اور دوسری طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی مول لی جاتی ہے۔ جس طرح کائنات میں موجود دیگر لطیف اجسام جس میں فرشتے، ارواح، شیاطین، ہوا اور تاروں میں بہنے والی برقی رو سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بالکل اسی طرح جنات اور شیاطین کے وجود سے بھی انکار ممکن نہیں۔ جس طرح تمام مخلوقات اپنی اپنی سرگرمیوں میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح یہ مخلوقات بھی اپنے غلط مقاصد کے حصول کے لیے سرگرم رہتے ہیں۔ نیز ساحرین ان شیاطین سے مدد طلب کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ کفر وشرک نیز اُس کے غضب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ اسی وجہ سے انھیں چاروں مسالک کے ائمہ کرام نے کافر اور واجب القتل قرار دیا ہے۔ یہ ایک باطل قوت ہے۔ جس کی اثر انگیزی کے بارے میں ائمہ اہل سنت والجماعۃ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ رب کائنات ہی جادو وسحر کا خالق ہے۔ وہ چاہے تو دفع سحر کی کوئی صورت نکال بھی سکتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے معوذتین کے ذریعے آنحضرت ﷺ کو شفائے کاملہ عطا فرمائی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے﴿ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾[43] "اور اللہ آپؐ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"۔

چنانچہ اس تمام بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ:

۱۔ سحر کے اثر انداز ہونے یا نہ ہونے کا سراسر دارومدار اللہ تعالیٰ کی مرضی ومنشاء پر ہے۔ جو کاسب کے لیے ناراضگی خداوندی اور دنیا وآخرت کی رُسوائی کا باعث بنتی ہے۔ جبکہ مسحور کے لیے بلندی درجات اور آخرت کی کامیابی کا باعث بنتی ہے۔

۲۔ ہر کام اور ہر معاملہ میں جادوگر کا تسلّط نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ حقائق کو بدل سکتا ہے۔ بلکہ وہ عارضی طور پر کسی کام میں رخنہ انداز ہوتا ہے۔ اور اُس شے کی اصلیت وحقیقت کو زیادہ دیر تک چھپا نہیں سکتا۔

۳۔ جادوگر گناہِ کبیرہ اور بعض حالات میں کفر کا مرتکب ہو کر خود کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ اور چاروں مسالک کے مطابق واجب القتل ٹھہرتا ہے۔

فہرست مراجع ومصادر

[1]لویس معلوف، مولاناعبدالحفیظ بلیلاوی، المنجد، آر آر پرنٹرز، لاہور، 2011ء، ص425۔

[2]علامہ وحید الزمان، لغات الحدیث، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی، سن اشاعت نامعلوم، ج3، ص56۔

[3]مولوی فیروزالدّین، فیروز الغات، فیروز سنز، لاہور، راولپنڈی، سن نامعلوم، ص783۔

[4]مولاناوحید الزمان کیرانوی، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، کراچی، ط1، جون 2001، ص750، ماخذ س، ح، ر۔

[5]علّامہ زبیدی، سیّد محمد مرتضیٰ حسینی، تاج العروس، المطبعۃ الخیریہ، مصر، سن نامعلوم، ج3، ص258۔

[6] ابن منظور افریقی، جمال الدّین محمد بن مکرم، لسان العرب، مؤسستہ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، لبنان، ط ا، 1426ھ، 2005م، ج2، ص1767۔

[7]القرآن، سورۃالاعراف، آیت نمبر116۔

[8]القرآن، سورۃطٰہٰ، آیت نمبر66۔

[9]القرآن، سورۃالبقرۃ، آیت نمبر102۔

[10]علامہ راغب اصفہانی، حسین بن محمد، المفردات، المکتبۃالمرتضویہ، ایران، 1342ھ، ص226۔

[11] حافظ بدرالدین، محمود بن احمد، عمدۃالقاری، ادارۃالطباعۃالمنیریۃ، مصر، 1348، ج17، ص418۔

[12]علامہ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، شرح صحیح بخاری، دارالنشر الکتب الاسلامیۃ، لاہور، 1410ھ، ج10، ص223۔

[13]علامہ بیضاوی، عبداللہ بن عمر، انوار التنزیل، دارالفراس للنشر والتوزیع، مصر، سن نامعلوم، ص96، 95۔

[14]علامہ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، دارالنشر الکتب الاسلامیۃ، لاہور، 1401ھ، ج10، ص223، 222۔

[15]القرآن، سورۃطٰہٰ، آیت نمبر66۔

[16]القرآن، سورۃطٰہٰ، آیت نمبر69۔

[17]القرآن، سورۃالبقرۃ، آیت نمبر102 تا103۔

[18]القرآن، سورۃیونس، آیت نمبر79 تا82۔

[19] امام بخاری، محمد بن اسماعیل بن مغیرۃ، صحیح بخاری، نور محمد اصح المطابع، کراچی، 1381ء، ج1، ص388۔

[20]امام مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، نور محمد اصح المطابع، کراچی، 1375ھ، ج ا، ص64۔

[21]علامہ عبدالوحاب شعرانی، طبقات الکبریٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1419ھ، ج2، ص153، 152۔

[22]مولانامفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ادارۃالمعارف، کراچی، اکتوبر1991ء، ج5، ص491۔

[23]شیخ ابومحمد عبدالحق حقانی دہلوی، تفسیر حقانی، مکتبۃالحسن، لاہور، سن نامعلوم، ج2، 1، ص192، البقرۃ، آیت102۔

[24]سیّد قاسم محمود، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران وتاجران کتب، اردوبازار، لاہور، ج ا، ص641، 642۔

[25]مولاناسیّد ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، 1996ء، ج ا، ص98، 99، بقرۃ، آیت102۔

[26] سیّد محمد امین ابن عابدین شامی، ردّالمختار، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1407ھ، ج3، ص295،29۔

[27] سیّد محمد امین شامی، ردالمختار، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1407ھ، ج ا، ص31۔

[28] علامہ کمال الدین بن ھمال، فتح قدیر، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، سن اشاعت نامعلوم، ج5، ص232، 233۔

[29] علّامہ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، دار نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور، 1401ھ، ج10 ص224۔

[30] علّامہ یحییٰ بن شرف النووی، شرح مسلم، نور محمد اصح المطابع، کراچی، 1375ھ، ج ا، ص65۔

[31] ابوالبرکات احمد در دیر مالکی، الشرح الکبیر، دارالفکر، بیروت، سن نامعلوم، ج4، ص302۔

[32] صحیح بخاری، ج نمبر6878، ص1185، صحیح مسلم، ج نمبر4375، ص742، باب مایباح بہ دم المسلم۔

[33] علّامہ موفق الدّین، عبد اللہ بن قدامہ، المغنی، دارالفکر، بیروت، 1405ھ، ج9، ص34، 35، 36۔

[34] یحییٰ بن شرف النووی، ریاض الصالحین، تحقیق وتخریج وتلخیص، محمد سرور گوہر، اُردوبازار، لاہورر، 2009ء، ج2، ص122۔

[35] ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ترجمان القرآن، لاہور، 1410ھ 1989/ء، ج6، ص554۔

[36] القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر201۔

[37] امام ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ ترمذی جامع ترمذی، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی، حدیث نمبر2058۔

[38] الجامع الصحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوّذتین، رقم الحدیث:5017۔

[39] امام ابو عبد الرحمٰن، احمد بن شعیب النسائی، سنن نسائی، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی، حدیث نمبر5432۔

[40] یہ کلدانی حضرت ابراہیمؑ کے ہم عصر تھے۔اور حضرت ابراہیمؑ کا دور جادو کا نہایت اعلیٰ اور ترقی یافتہ دور شمار ہوتا ہے، بابل کے کلدانیوں نے سحر میں بہت کمال حاصل کیا۔بلکہ سحری تصورات کو عوامی عقیدہ بنانے میں سوفیصد کامیاب رہے۔ان کا یہ عقیدہ تھا کہ انسانی زندگی میں کامیابی، ناکامی، غمی، خوشی، صحت، بیماری، ترقی، تنزل، غرض ہر شے پر ستاروں کا گہرا اثر ہے۔اسی اعتقاد کی وجہ سے وہ نہ صرف ستاروں کی پوجا کرتے بلکہ انھیں دیوتا اور مشکل کشا بھی مانتے تھے۔اورین کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کی ریاضتیں اور مشقتیں بھی کیا کرتے تھے۔(علامہ ارشد حسن ثاقب، جنات اور جادو کی تاریخ، حقیقت اور علاج، ادارۃ القریش، لاہور، اگست، 2011ء، ص238، 237۔

[41] محمد بن عمر الرازی، تفسیر کبیر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، سن اشاعت نامعلوم، ط3، ج4، 3، ص206 تا211۔

[42] القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر102۔

[43] القرآن، المائدۃ، 67۔